دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور تقسیم ہند کے بعد بادل ِنخواستہ حضرت مولانا کو یہ سلسلہ ترک کرنا پڑا اور تقسیم کے بعد ایک دینی ادارہ جامعہ حقانیہ کے نام سے قائم کر رکھا ہے اور حضرت مولانا وہاں خود کئی ہزار فضلاء کو دستار ِفضیلت عنایت کر چکے ہیں مگر ان کی دستار بندی بھی نہیں ہوئی تھی اور اب بحیثیت فاضل دارالعلوم دیوبند ہونے کے ہم ان کی خدمت میں دستار ِفضیلت پیش کر رہے ہیں۔ حضرت مدظلہ اس وقت مائک کے قریب تشریف فرما تھے۔ مائک پہ آنے کے بعد ان کی دستار بندی ہوئی۔ دستار بندی کے بعد حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ نے دو چار منٹ تک مختصر کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ فرمایا کہ :

"یہ سب ان اکابر کی برکت اور دارالعلوم کا فیض ہے۔ ہم میں اسکی ہرگز اہلیت نہیں ہے۔ بر ّصغیر میں دین کی اشاعت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ حضرت شیخ الہند ؒ مولانا محمود الحسن صاحب ؒ حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ اور حضرت قاری صاحب مدظلہ اور ان کے اکابر کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ ان اکابر دارالعلوم کی کوششوں سے ملک آزاد ہوا اور دارالعلوم بر ّصغیر میں اسلامی بقاء اور اشاعت کا ذریعہ بناء دارالعلوم دیوبند کو رب العزت مزید ترقیوں سے نوازے۔"

اس موقعہ پہ ایک اور برگزیدہ بزرگ کی دستار بندی بھی کی گئی جن کا نام سمجھنے میں نہیں آیا مگر کسی نے کہا کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے خلیفۂ اجل مولانا شاہ مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ تھے اور کسی نے کہا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے حضرت مولانا مفتی محمود احمد گنگوہی دامت برکاتہم تھے۔ اس کے بعد حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مائک پر آکر کسی بزرگ کا نام لیکر فرمایا کہ ان حضرات کی خواہش ہے کہ اس نشست میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ کی دستار بندی بھی کر دی جائے۔ چنانچہ ان کی دستار بندی بھی اس موقعہ پر کر دی گئی۔

اجلاس کی آخری نشست ۲۳ مارچ میں بھی اختتام سے قبل بعض اکابر مدرسین دارالعلوم دیوبند اور کچھ حضرات کی دستار بندی ہوئی جس میں مولانا سعید احمد اکبر آبادی مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی۔ مولانا منت اللہ رحمانی مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی شاہ صبغۃ اللہ بختیاری، مولانا بدرالحسن ایڈیٹر عربی جریدہ الداعی مولانا محمد اسلم قاسمی ناظم اجلاس وغیرہ کے نام یاد پڑتے ہیں۔

=